

حاضر نامہ کے کیا معنی ہیں۔ کیا حضرت رسول کریم ﷺ اور اولیاء کرام حاضر و ناظر ہیں۔ اور کیا استحضار خیالی سے نہ آ سکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

حاضر و ناظر کے معنی ہیں ماسنے موجود ہیں انبیاء اولیاء، کو حاضر و ناظر جانا شرک ہے۔ کیونکہ خدا کی کسی صفت خاصہ سے کسی دوسرے (اور اللہ کے لیے) 2513 زی الحج 351 (33)

انبار "الفتیۃ" فقہ کے نام سے موسوم ہے۔ مگر اشاعت اس فقہ کی کرتا ہے۔ جو اسلام سے پہلے بھی عرب میں مروج تھی۔ اور لطف یہ ہے کہ بڑی ہوشیار لیے لکھتا ہے۔ مدرسہ دیوبند وغیرہ مدارس وہابیہ سے جو طالب علم فارغ ہو کر نکلتے ہیں۔ دو

ہمارے خیال میں اس واقعہ کو بیان کرنے میں "الفتیۃ" تھوڑی سی غلطی ہوئی ہے۔ وہ شرک لے لو بہ عت لے لو نہیں کتا بلکہ "شرک لو اور بہ عت سے بچو" کتا ہے۔ جس کو ہماری بات ماننے میں تامل ہو۔ وہ طلبہ وہابیہ سے تفتین اور تصدیق کر سکتا ہے۔ یہ تو اس مضمون نگار کی تسیدی غلطی ہے۔ جسے وہ

"الفتیۃ" کا نام نگار آپ ﷺ کو حاضر و ناظر ثابت کرنے کے لئے اڑی چوٹی کا زور لگا تا ہے۔ اس کے سر دفتر دلیل یہ آیت ہے۔ وینون الرسول علیکم شہیدا

لے معنی کرتا ہے کہ رسول تم پر حاضر و ناظر ہو۔ پھر ان چند تفسیروں کے حوالے نقل کرتا ہے۔ جن کو اس مضمون سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ مگر ہم اس بے تعلقیت کا ذکر پھر بھی کریں گے۔ سر دست جو بات ہم کو کھینچی ہے۔ اسے پیش کرتے ہیں۔ آیت کریمہ کے سارے الفاظ یوں ہیں۔ - وکذکناک جملکم

انے تم کو اعتدال والی امت (موصوفہ باوصاف حمیدہ) بنایا تاکہ تم مسلمان لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ اور رسول تم پر گواہ ہو جائے "الفتیۃ" کے مضمون مذکورہ پر ہم نے ہست ہی غور کیا۔ اس کا فاضل نامہ نگار ﷺ کی تفسیر لیا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ مقدم ہے۔ افسوس ہے کہ اس نے لفظ کو جھوٹا سمجھ نہیں۔ شاید اس

کی تفسیر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آپ ﷺ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ تو "مضمون" غلطیاً نتیجہ بھی ہی ہونا چاہیے۔ کہ کل مسلمان ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ وھذا غلت

الی جانتے ہو گیا ہوتا ہے۔ اور اس کا ضرر مدعی کو ہوتا ہے۔ یا سائل کو؟ ناظرین کرام! آیت کے دونوں جملے آپ کے سامنے ہیں۔ لیکن اور دونوں۔ دونوں کا مصدر بھی ایک ہے۔ اور دونوں کی خبریں بھی ایک ہیں۔ اس لئے ہمارے ہمارا سوال ہے۔ اگر شہید کے معنی حاضر و ناظر کے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ

لگا رہنے دے۔ جھوٹے کو یار تو باقی رُکے سے ہاتھ ابھی سے رگ گھو باقی

1۔ اس مسئلہ کی پوری بحث کے لئے مولانا عبدالرؤف صاحب رحمائی جمنڈے ٹری کی کتاب "حاضر و ناظر" ملاحظہ کیجئے۔